غرائب ترمذی پر نقد و جرح کی ضرورت

*محمد اکرم رانا
**محمد کریم خان

Abstract

The esteemed IMAM ABU ESA MUHAMMAD BIN ESA TIRMIZI has affixed the title of GHARIB on various AHADITH in his book JAM-E-TIRMIZI, which is one of the hadith books of SAHAH SITTA and is due to its significance third on serial wise.According the terminology of Muhaddeseen A Gharib Hadith is called ,when its narater remained only one,anywhere during narration.

In this article only four hadiths from JAM-E-TIRMIZI are being selected for research and discussion .After the research there it has been prooved that the said AHADITH are no more Gharib but they have achieced the title of Hassan and Sahih. Similarly the other Gharib ahadith from JAME-E-TIRMIZI should be also taken for research and discussion necessarily.

آپ کا پورا نام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ بن موسیٰ بن الضحاک السلمی الترمذی ہے۔آپ صحاح ستہ میں سے مشہور کتاب جامع ترمذی کے مصنف ہیں۔آپ راویوں کے بارھویں طبقہ میں سے ہیں۔(1)

امام ترمذی ۲۰۹ھ میں بلخ کے شہر ترمذ میں پیدا ہوئے جو دریائے جیحون کے قریب واقع ہے۔(2)

امام ترمذی ان آئمہ کرام میں سے ہیں جن کی علم حدیث میں پیروی کی جاتی ہے۔انہوں نے جامع تواریخ اور علل جیسی عظیم کتب تحریر کیں۔وہ ایک ثقہ عالم تھے اور ایسا حافظہ رکھتے تھے کہ لوگ حفظ میں ان کی مثال دیا کرتے تھے۔(3)

امام ترمذی امام بخاریؒ کے شاگرد تھے،نضر بن محمد خود امام ترمذی سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن امام

*پروفیسر شعبہ علوم اسلامیہ، بہاءالدین زکریا یونیورسٹی، ملتان
**پی۔ایچ۔ڈی سکالر، شعبہ علوم اسلامیہ، بہاءالدین زکریا یونیورسٹی، ملتان

بخاری نے ان سے کہا کہ تم نے مجھ سے اس قدر استفادہ نہیں کیا جتنا استفادہ میں نے تم سے کیا ہے۔عمران بن علان نے کہا کہ امام محمد بن اسماعیل بخاری نے فوت ہونے کے بعد اہل خراسان کے لیے علم وعمل میں امام ترمذی جیسا کوئی شخص نہیں چھوڑا۔(4)

امام ترمذی نے امام قتیبہ بن سعید،ابراہیم بن عبداللہ ھروی،عبداللہ بن معاویہ،امام محمد بن اسماعیل بخاری،امام مسلم بن حجاج قشیری اور امام ابوداؤد جیسے صاحب علم وفضل اساتذہ سے علم حاصل کیا۔(5)

امام ترمذی نے درج ذیل تصانیف یادگار چھوڑی ہیں۔

۱۔جامع ترمذی　　۲۔کتاب العلل　　۳۔کتاب التاریخ

۴۔کتاب الزہد　　۵۔کتاب الاسماء والکنی　　۶۔کتاب الشمائل النبویہ(6)

امام ترمذی نے۱۳رجب ۲۷۹ھ کو شہر ترمذ میں وفات پائی اور وہیں آپ مدفون ہیں۔(7)

جامع ترمذی:

یہ کتاب امام ترمذی کی سب سے زیادہ مشہور ومقبول تصنیف ہے۔ترتیب صحاح ستہ میں جامع ترمذی کو بعض نے سنن نسائی اور ابوداؤد کے بعد ذکر کیا ،بعض نے صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے بعد تیسرے درجہ میں لکھا اور حافظ ابن اثیر اور شیخ ابواسماعیل ھروی نے جامع ترمذی کو صحاح ستہ میں سب سے احسن اور زیادہ مفید لکھا ہے۔(8)

اس بارے میں ڈاکٹر خالد علوی لکھتے ہیں: مجموعی حدیثی فوائد کے اعتبار سے اس کتاب کو تمام کتابوں پر فوقیت دی گئی ہے۔

اول:　اس وجہ سے کہ اس کی ترتیب عمدہ ہے اور تکرار نہیں ہے۔

دوم:　اس میں فقہاء کا مذہب اور اس کے ساتھ ہر ایک کا استدلال بیان کیا گیا ہے۔

سوم:　اس میں حدیث کی انواع مثلاً صحیح،حسن،ضعیف،غریب اور معلل وغیرہ کو بیان کیا گیا ہے۔تبویب فقہ،علل حدیث،صحیح وضعیف،اسماء وکنی،جرح وتعدیل،شذوذ،موقوف اور مدرج وغیرہ کا بیان ہے۔

چہارم:　اس وجہ سے کہ اس میں راویوں کے نام،ان کے القاب،اور کنیت کے علاوہ ان فوائد کو بھی بیان کیا گیا ہے جن کا علم الرجال سے تعلق ہے۔

پنجم:　امام ترمذی کی کتاب امام بخاری اور امام ابوداؤد دونوں طریقوں کی جامع ہے۔

ششم: ایک طرف اس کتاب میں احادیث احکام میں سے ان احادیث کا تذکرہ کیا گیا ہے جن پر فقہاء کا عمل ہو رہا ہے، دوسری طرف اس کو صرف احکام کے لیے مختص نہیں کیا بلکہ امام بخاری کی طرح سب ابواب کی احادیث لے کر کتاب کو جامع بنا دیا گیا اور اس پر مستزاد یہ کہ علوم حدیث کی مختلف انواع کو کتاب میں اس طرح سمو دیا ہے کہ وہ علم حدیث کا ایک گلدستہ بن گئی ہے۔(9)

امام ترمذی اپنی کتاب کے بارے میں لکھتے ہیں:

صنفت هذا المسند الصحيح وعرضته على علماء الحجاز فرضوا به عرضته على علماء العراق فرضوا به عرضته على علماء خراسان فرضوا به ،ومن كان فى بيته هذا الكتاب فكانما فى بيته نبى ينطق وفى روايه يتكلم .(10)

ترجمہ: میں نے اس کتاب کو تصنیف کر کے علماء حجاز پر پیش کیا تو انہوں نے اس کو پسند کیا، میں نے علماء عراق پر پیش کیا تو انہوں نے پسند کیا، پھر علماء خراسان پر پیش کیا تو انہوں نے بھی اس کو تحسین کی نگاہ سے دیکھا۔امام ترمذی فرماتے ہیں: جس شخص کے گھر میں یہ کتاب ہو وہ یوں سمجھے گویا اس کے گھر میں نبی ﷺ کلام کر رہا ہے۔

امام ابو اسماعیل عبداللہ بن محمد انصاریؒ فرماتے ہیں:

كتابه عندى انفع من كتاب البخارى ومسلم لان كتابى البخارى ومسلم لايقف على الفائدة منها الا المتبحر العالم وكتاب ابى عيسىٰ يصل الىٰ فائدة كل احد من الناس .(11)

ترجمہ: امام ترمذی کی کتاب میرے نزدیک بخاری و مسلم کی کتاب سے زیادہ نافع ہے کیونکہ بخاری و مسلم کی کتابوں سے تو صرف متبحر عالم ہی فائدہ اٹھا سکتا ہے۔لیکن ابو عیسیٰ ترمذی کی کتاب سے ہر شخص فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذیؒ نے اپنی کتاب جامع ترمذی میں مختلف احادیث پر غریب ہونے کا حکم لگایا ہے۔حدیث کے غریب ہونے کا مطلب کیا ہے۔اس بارے میں چند آراء درج ذیل ہیں۔

ا۔حدیث غریب کا معنی و مفہوم:

لغوی معنی:

لغت میں غریب کے معانی ''اکیلے اور گھر و قرابت والوں سے دور ہونے'' کے ہیں(12)

اصطلاحی مفہوم:

۱۔ اصطلاحاً غریب حدیث وہ ہے جس کی روایت میں کسی مقام پر راوی اکیلا ہو۔(13)

۲۔ وہ حدیث جس میں بعض راوی اکیلے رہ جاتے ہیں، غریب ہونے سے متصف کی جاتی ہے۔(14)

۳۔ غریب حدیث وہ ہے جس میں ایک راوی اپنی روایت میں منفرد ہو یا ایسے شخص کی روایت کے متن اور سند میں اضافے کے سلسلے میں منفرد ہو جس کی حدیثیں جمع کی جاتی ہوں(15)

۴۔ وہ حدیث جس کا سلسلہ شاذ ہو اور اس کا راوی کثرت روایت کے لیے معروف نہ ہو۔(16)

۵۔ غریب حدیث کی مثال اجنبی انسان جیسی ہے سو جس طرح انسان کی شہر میں اجنبیت کبھی حقیقی ہوتی ہے کہ اسے کوئی بھی نہیں جانتا اور کبھی اضافی ہوتی ہے کہ اسے کچھ لوگ پہچانتے ہیں اور کچھ نہیں پہچانتے۔ پھر اس معرفت میں کمی بیشی بھی ہو سکتی ہے اور مساوی بھی۔ یہی معاملہ غریب حدیث کا ہے۔(17)

۶۔ اصول حدیث کی اصطلاح میں غریب اس حدیث کو کہتے ہیں جس میں کوئی لفظ غامض واقع ہوا ہو اور ندرت استعمال کی وجہ سے اس کے معانی سمجھ سے بعید ہوں۔(18)

۷۔ غریب حدیث وہ ہے جس کے معانی مخفی اور کلمات دقیق ہوں۔(19)

۲۔اقسام حدیث:

امام ترمذی (20) اور امام حاکم (21) نے غریب حدیث کی تین اقسام بیان کی ہیں جب کہ ابن سید الناس نے پانچ اقسام بیان کی ہیں(22)

۱۔غریب سنداو متن ۲۔غریب متن وسندا ۳۔غریب سندالامتن ۴۔غریب بعض السند فقط
۵۔غریب بعض المتن فقط

۳۔غریب احادیث کی سنداً ومتناً تخریج:

اس مضمون میں جامع ترمذی کی چند غریب احادیث کی سنداً ومتناً تخریج بعنوان ''نقد سند، نقد متن'' سے کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس طرح سنداً ومتناً تخریج کے بعد ان احادیث سے غرابت رفع ہو گئی ہے اور یہ احادیث صحیح وحسن کے درجہ میں ہیں۔ احادیث کے مفہوم کو سمجھنے کے لیے عربی کے ساتھ اردو ترجمہ بھی دیا گیا ہے۔

ضروری وضاحت:

مضمون میں نقد سند کے عنوان کے تحت مختلف اسناد ذکر کی گئی ہیں اور ان کا مکمل حوالہ بھی دیا گیا ہے۔ لیکن نقد متن کے عنوان کے تحت متون کے حوالے ذکر نہیں کیے گئے۔ کیونکہ یہ تمام متون پہلے مذکور اسانید والے ہی ہیں۔

☆ متون کے لیے صرف سند نمبر دیے گئے ہیں، جو پہلے اسانید میں مذکور ہیں۔

☆ متون کے لیے ٹیبل بنایا گیا ہے۔ ٹیبل میں مذکور متن جامع ترمذی کا ہے۔

☆ باقی متون میں اگر جامع ترمذی والے الفاظ موجود ہیں تو ''رر'' کا نشان اور اگر الفاظ موجود نہیں تو خانہ خالی چھوڑ دیا گیا ہے۔

☆ اسی طرح اگر مترادف الفاظ استعمال ہوئے ہیں تو ان الفاظ کو خانوں میں ذکر کر دیا گیا ہے۔

(ا) عن ابی هريرة عن النبی صلی اللهعليه و آله و سلم قال :

" الطاعم الشاكر بمنزلة الصائم الصابر"

قال ابو عيسیٰ هذا حديث حسن غريب (23)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:
کھا کر شکر ادا کرنے والا ایسے ہی ہے جیسے روزہ رکھ کر شکر ادا کرنے والا ہے۔

نقدِ سند: امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب لکھا ہے۔ لیکن اس حدیث کو امام بخاری نے ایک عنوان کے تحت ذکر کیا ہے، امام ابن ماجہ نے اسے دو، امام حاکم نے تین، ابن حبان اور احمد بن حنبل نے ایک ایک سند سے روایت کیا ہے ۔

سند ترمذی:

حدثنا اسحاق بن موسیٰ الانصاری حدثنا محمد بن معن المدنی الغفاری حدثنی ابی عن سعيد المقبری عن ابی هريرة عن النبی صلی اللهعليه و آله و سلم قال :(24)

باب بخاری:

امام بخاری نے کتاب الاطعمۃ میں باب نمبر ۵۶ کو اس حدیث کے الفاظ کے ساتھ لکھا ہے۔ باب کے الفاظ درج ذیل ہیں۔

" باب الطعام الشاکر مثل الصائم الصابر"

باب کے نیچے امام بخاری نے صرف یہ الفاظ لکھے ہیں۔

" فیه عن ابی هریرة عن البنی صلی الله علیه وسلم "(25)

سند ابن ماجہ:

(i) حدثنا یعقوب بن حمید بن کاسب حدثنا محمد بن معن عن ابیه وعن عبدالله بن عبدالله الاموی عن معن بن محمد عن حنظلة بن علی الاسلمی عن ابی هریرة عن البنی صلی الله علیه وسلم .(26)

(ii) حدثنا اسماعیل بن عبدالله الرقی حدثنا عبدالله بن جعفر حدثنا عبدالعزیز بن محمدعن محمد بن عبدالله بن ابی حرة عن عمه حکیم بن ابی حرة عن سنان بن سنة الاسلمی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم.(27)

سند حاکم:

(i)- اخبرنا اسماعیل بن نجید بن احمد بن یوسف السلمی ثنا جعفر بن احمد بن نصر الحافظ ثنا اسماعیل بن بشر بن ملغور السلمی ثنا عمر بن علی المقدمی ثنا معن بن محمد الغفاری قال سمعت حنظلة بن علی السدوسی یقول سمعت اباهریرة یقول سمعت رسول اللهؐ یقول:(28)

(ii)- اخبرنا ابوحاتم محمد بن حیان القاضی ثنا زکریا بن یحی الساجی ثنا بشر بن هلال ثنا عمر بن علی المقدمی قال سمعت معن بن محمد یحدث عن سعید ابن ابی سعیدالمقبری قال کنت ان وحنظلة بالبقیع مع ابی هریرة محدثنا ابوهریرة عن رسول اللهﷺ:(29)

(iii)- حدثنا ابوالعباس محمد بن یعقوب ثنا الربیع بن سلمان ثنا عبید الله بن وهب اخبرنی سلیمان بن بلال عن محمد بن عبدالله بن ابی حرة عن حکیم بن ابی درة عن سلیمان الأغر عن أبی هریرة عن النبیﷺ:(30)

سند ابن حبان:

اخبرنا بكر بن احمد بن سعيد العابد الطاحى بالبعرة حدثنا نصر بن على حدثنا معتمر بن سليمان عن معمر عن سعيد المقبرى عن ابى هريرة قال قال رسول اللهؐ:(31)

سند احمد:

حدثنا عبدالله حدثنا ابى حدثناقرة حدثنا سليمان بن بلال حدثنى محمد بن عبدالله بن ابى حرة عن عمه حكيم بن ابى حرة عن سلمان الاغر عن ابى هريرة عن النبیﷺ:(32)

خلاصہ نقد سند:

مذکورہ اسناد میں امام ترمذی، امام بخاری، ابن ماجہ سند نمبر ایک، امام حاکم کی تینوں اسناد، امام ابن حبان اور امام احمد بن حنبل کے آخری راوی حضرت ابوھریرہؓ ہیں لیکن امام ابن ماجہ سند نمبر دو کے آخری راوی حضرت سنان بن سنۃ الاسلمی ہیں۔ اس طرح یہ حدیث سنداً غریب نہیں ہے۔ جبکہ باقی رواۃ بھی مختلف ہیں۔

نقد متن حدیث نمبر ا

متن جامع ترمذی	الطاعم	الشاكر	بمنزلة	الصائم	الصابر
باب بخاری	//	//	مثل	//	//
ابن ماجہ (i)	//	//	//	//	//
ابن ماجہ (ii)	//	//	له مثل اجر	//	//
حاکم (i)	//	//	مثل	//	//
حاکم (ii)	//	//	مثل	//	//
حاکم (iii)	//	//	من الاجر مثل	//	//
ابن حبان	//	//	//	//	//
احمد	//	//	مثل ما	//	//

خلاصہ نقد متن:

امام ترمذی کے سارے الفاظ ہی باقی سب متون میں موجود ہیں البتہ ''بمنزلة'' کی بجائے دوسرے اکثر متون میں لفظ ''مثل'' موجود ہے جو اس کا ہم معنی ہے۔ اس طرح متن کے اعتبار سے یہ حدیث غریب نہیں ہے۔

نتیجہ بحث:

اس طرح سنداور متن پر نقد وجرح سے یہ واضح ہے کہ یہ حدیث غریب نہیں ہے۔ بلکہ یہ حدیث حسن ہے

(۲) **عن ابی هريرة رضی الله عنه قال قال النبی صلی اللهعليه وآله وسلم :**

"الساعی علی الارملة والمسكين كالمجاهد فی سبيل الله او كالذی يصوم النهارويقوم الليل،قال ابو عيسیٰ هذا حديث حسن صحيح غريب (33)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

بیوہ عورت اور مسکین پر کوشش کرنے والا جہاد کرنے والے مجاہد کی طرح ہے، اور اس قیام کرنے والے کی طرح ہے جو تھکتا نہ ہو، اور اس روزہ رکھنے والے کی طرح ہے جو افطار نہ کرتا ہو۔

نقدِ سند:

امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح غریب لکھا ہے۔ امام بخاری نے چار سندوں سے، مسلم، نسائی، ابن ماجہ، ابن ماجہ اور احمد بن حنبل نے اس حدیث کو ایک ایک سند سے روایت کیا ہے۔

سند ترمذی:

(i) **حدثنا الانصاری حدثنا معن حدثنا مالک عن صفوان بن سليم،يرفعه الی النبیﷺ.(34)**

(ii) **حدثنا الانصاری حدثنا معن حدثنا مالک عن ثور بن زيدالديلی عن ابی الغيث عن ابی هريرة عن النبی صلی الله عليه وسلم.(35)**

اسناد بخاری:

(i) **حدثنا يحي بن قزعة حدثنا مالک عن ثور بن زيد عن ابی الغيث عن ابی هريرة عن النبی صلی الله عليه وسلم .(36)**

(ii) **حدثنا اسماعيل بن عبدالله قال حدثنی مالک عن صفوان بن سليم يرفعه الی النبیﷺ:(37)**

(iii) **حدثنا اسماعيل قال حدثنی مالک عن ثور بن زيد الديلی عن أبی الغيث مولی ابن**

مطیع عن أبی هریرة عن النبی:(38)

(iv) حدثنا عبدالله بن مسلمة حدثنا مالک عن ثور بن زید عن ابی الغیث عن أبی هریرة قال رسول اللهﷺ:(39)

سندِ مسلم:

حدثنا عبدالله بن مسلمة بن قعنب حدثنا مالک عن ثور بن زید عن ابی الغیث عن ابی هریرة عن النبی ﷺ . (40)

سند نسائی:

اخبرنا عمرو بن منصور قال حدثنا عبدالله بن مسلمة قال حدثنامالک عن ثور بن زید الدیلی عن ابی الغیث عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم :(41)

سند ابن ماجہ:

حدثنا یعقوب بن حمید بن کاسب حدثنا عبدالعزیز الدراوردی عن ثور بن زید الدیلی عن ابی الغیث مولیٰ ابن مطیع عن ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال:(42)

سند ابن حبان:

اخبرنا ابوخلیفة قال حدثنا القعنبی عن مالک عن ثور بن زید عن ابی الغیث عن ابی هریرة قال قال رسول الله ﷺ:(43)

مسند احمد:

حدثنا عبدالله حدثنی ابی حدثنا ابوسلمة حدثنا عبدالعزیز بن محمد عن ثور بن زید عن ابی الغیث عن ابی هریرة ان رسول اللهﷺقال :(44)

خلاصہ نقد سند:

مذکورہ اسناد میں امام ترمذی کی دونوں روایتوں میں تیسرے راوی حضرت مالک ہیں، اسی طرح امام بخاری کی چاروں اسناد، امام مسلم، امام نسائی اور امام ابن حبان کی اسناد میں بھی حضرت مالک موجود ہیں۔لیکن امام ابن ماجہ اور امام احمد بن حنبل کی اسناد دیگر راویوں سے ہیں۔اور ان میں حضرت مالک موجود نہیں۔اس طرح اس

روایت میں سنداً غرابت نہیں ہے۔

نقدمتن حدیث نمبر۲

متن ترمذی	الساعی	علی	الارملة	والمسکین	کالمجاهد	فی	سبیل الله	او	کالذی	یصوم	النهار	ویقوم	اللیل
ترمذیii	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//
بخاریi	//	//	//	//	//	//	//	//		//	//	//	//
بخاریii	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//
بخاریiii	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//
بخاریiv	//	//	//	//	//	//	//			الصائم		القائم	
مسلم	//	//	//	//	//	//	//			الصائم		القائم	
نسائی	//	//	//	//	//	//	//						
ابن ماجہ	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//
ابن حبان	//	//	//	//	//	//	//			الصائم		القائم	
احمد	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//

خلاصہ نقدمتن:

مذکورہ متون سے یہ بات واضح ہے کہ امام ترمذی کے ذکر کردہ متن کی عبارت باقی اکثر متون میں بعینہ موجود ہے۔البتہ بعض متون میں یصوم النهار کی بجائے الصائم اوریقوم الیل کی بجائے القائم مذکور ہے۔لہٰذا متن کے اعتبار سے یہ حدیث غریب نہیں ہے۔

نتیجہ بحث:

لہٰذا یہ حدیث مبارکہ سند اور متن کے اعتبار سے غریب نہیں ہے بلکہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۳) **عن سعد عن النبی صلی اللّٰہعلیه وآله وسلم انه قال لعلی رضی اللّٰہ عنه.**

"اما ترضی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسیٰ الاانه لا نبوة بعدی."

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح غریب (45)

﴿ترجمہ﴾ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کیلئے فرمایا:

کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ تمہیں مجھ سے وہی نسبت ہو جو حضرت ہارون کو حضرت موسیٰ سے تھی سوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

نقدِ سند:

امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح غریب لکھا ہے لیکن امام بخاری نے اسے دو، امام مسلم نے تین، امام ابن ماجہ نے ایک، ابن حبان نے تین، امام حاکم اور امام احمد بن حنبل نے ایک ایک سند سے روایت کیا ہے۔

سندِ ترمذی:

حدثنا قتيبة حدثنا حاتم بن اسماعيل عن بكير بن مسمار عن عامر بن سعد بن ابى وقاص عن ابيه، عن رسول الله ﷺ . (46)

سندِ بخاری:

(i) **حدثنى محمد بن بشار حدثناغندر حدثنا عن الحكم سمعت ابن ابى ليلى قال حدثنا على ،عن النبى ﷺ:** (47)

(ii) **حدثنا مسدد حدثنا يحى عن شعبة عن الحكم عن مصعب بن سعد عن ابيه، عن رسول الله صلى الله عليه وسلم .** (48)

سندِ مسلم:

(i) **يحى بن يحى التميمى وابوجعفر محمد بن الصباح وعبيدالله القواريرى وسريج بن يونس كلهم عن يوسف ابن الماجشون واللفظ لابن الصباح حدثنا يوسف ابوسلمة الما جشون حدثنا محمد بن المنكدر عن سعيد بن المسيّب عن عامر بن سعد بن ابى وقاص عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم .** (49)

(ii) **حدثنا ابوبكر بن ابى شيبة حدثنا غندر عن شعبة ح :وحدثنا محمد بن المثنىٰ وابن بشار قالا :حدثنا محمد بن جعفر حدثنا شعبة عن الحكم عن مصعب بن سعد بن ابى وقاص عن سعد بن ابى وقاص، عن رسول الله صلى الله عليه وسلم .** (50)

(iii) **حدثنا ابوبكر بن ابى شيبه حدثنا غندر عن شعبة ح وحدثنا محمد بن المثنى وابن**

بشار قالاحدثنا محمد بن جعفر حدثنا عن سعد بن ابراهيم سمعت ابراهيم بن سعد عن سعد عن النبیﷺ:(51)

سند ابن ماجہ:

حدثنا محمد بن بشار ثنا محمد بن جعفر ثنا شعبة عن سعد بن ابراهيم قال سمعت ابراهيم بن سعد بن ابی وقاص عن ابيه عن النبیﷺقال :(52)

سند ابن حبان:

(i) اخبرنا احمد بن علی بن المثنی حدثنا داؤد بن عمرو الضبی قال حدثنا حسان بن ابراهيم عن محمد بن سلمة بن كهيل عن ابيه عن المنهال بن عمرو عن عامر بن سعد بن ابی وقاص عن ابيه وعن ام سلمة ان النبی ﷺقال لعلی :(53)

(ii) اخبرنا ابوخليفة حدثنا ابوالوليد الطيالسی حدثنا يوسف بن الماجشون حدثنا محمد بن المنكدر عن سعيد بن المسيب عن عامر بن سعد ابن ابی وقاص عن سعد ان النبیﷺقال لعلی:(54)

(iii) حدثنا الحسن بن سفيان حدثنا ابوبكر بن ابی شيبة حدثنا غندر عن شعبة عن الحكم عن مصعب بن سعد عن سعد بن ابی وقاص قال خلف رسول الله ﷺعلی بن ابی طالب فی غزوة تبوک فقال يارسول الله تخلفنی فی النساء والصبيان ؟ فقال :(55) .

سند حاکم:

حدثنا ابوالعباس محمد بن يعقوب ثنا محمد بن سنان القزاز ثنا عبيدالله بن عبدالمجيد الحنفی واخبرنی احمد بن جعفر القطيعی ثنا بكير بن مسمار قال سمعت عامر بن سعد يقول قال سعد بن ابی وقاص قال فقال رسول الله ﷺ:(56)

سند احمد:

حدثنا عبدالله حدثنی ابی حدثنا ابواحمد الزبيری حدثنا عبدالله يعنی ابن حبيب بن ابی ثابت عن حمزة بن عبدالله عن ابيه عن سعد قال قال رسول الله ﷺ:(57)

خلاصہ نقد سند:

مذکورہ بالا اسناد میں اکثر امام ترمذی کے راوی حضرت سعد بن ابی وقاص سے ہی مروی ہیں لیکن امام بخاری کی سند نمبر ایک (i) حضرت علیؓ سے اور امام ابن حبان کی سند نمبر ایک حضرت سعد بن ابی وقاص کے علاوہ ام المؤمنین حضرت ام سلمہؓ سے بھی روایت کی گئی ہے۔اس طرح یہ حدیث مبارکہ سنداً غرابت کا حکم نہیں رکھتی اور حدیث کے باقی رواۃ بھی مختلف ہیں۔

نقد متن حدیث نمبر۳

متن ترمذی	اما	ترضی	ان	تکون	منی	بمنزلة	هارون	من موسیٰ	الا	انه	لا	نبوة	بعدی
بخاری(i)	الا	//	//	//	//	//	//	//	//	//	ليس	نبی	//
بخاری(ii)	//	//	//	//	//	//	//	//					
مسلم (i)				انت	//	//	//	//	//	//	//	نبی	//
مسلم(ii)	//	//	//	//	//	//	//	//	غير	//	//	نبی	//
مسلم(iii)	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//
مسلم(iv)	//	//	//	//	//	//	//	//					
ابن ماجہ	الا	//	//	//	//	//	//	//					
ابن حبان(i)	//	//	//	//	//	//	//	//	غير	//	//	نبی	//
ابن حبان(ii)				انت	//	//	//	//					
ابن حبان(iii)	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//	نبی	//
حاکم	الا	//	//	//	//	//	//	//	//	///	///	//	//
احمد	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//	نبی	//

خلاصہ نقد متن:

مذکورہ متون میں امام ترمذی کی روایت کردہ دوالفاظ کے علاوہ باقی سب الفاظ تقریباً تمام روایات میں موجود ہیں اور دو الفاظ " اما"اور" نبوة "ہیں ان میں سے لفظ اما بخاری کے متن نمبر (ii)،مسلم کے متن (ii)، (iii)اور (iv)،ابن حبان کے متن نمبر (i)اور (iii)اور مسند احمد کے متن میں موجود ہے جبکہ لفظ نبوة مسلم کے متن (iii)اور حاکم کے متن میں موجود ہے۔اسی طرح بعض متون میں اَمَا کی بجائے اَلَا ،اِلَّا کی بجائے غَیْرَ اور نَبُوَّةَ کی

عن سعد

سمعت

حسان بن

د بن ابی

نا محمد

صلى الله عليه وسلم قال

الحكم

طالب فی

بدالله بن

عامر بن

حبيب بن

بجائے نَبِیّ کے الفاظ ہیں۔اس طرح یہ حدیث مبارکہ متناً غریب نہیں ہے۔

نتیجہ بحث:

لہٰذا یہ حدیث سنداور متن کے اعتبار سے غریب نہیں ہے بلکہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۴) **عن جابربن عبدالله قال قال النبیﷺ:**

"مثلی ومثل الانبیاء قبلی کرجل بنی دارافاکملهاواحسنها الا موضع لبنة فجعل الناس یدخلونها و یتعجبون منها و یقولون لولاموضع اللبنة قال رسول الله ﷺ فاناموضع اللبنة جئت فختمت الانبیاء."

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح غریب (58)

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

میری اور دوسرے انبیاء کی مثال ایسی ہے، جیسے کسی آدمی نے مکان بنایا، اوراس کے سجانے اورسنوار نے میں کوئی کمی نہ چھوڑی مگر کسی گوشے میں ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی، لوگ اس کے گرد پھرتے اورتعجب سے کہتے، بھلا یہ اینٹ کیوں نہ رکھی؟ فرمایا وہ اینٹ میں ہوں، میں سارے انبیاء سے آخری ہوں۔

نقدسند:

امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔لیکن امام بخاری نے اس حدیث کوایک، امام مسلم نے چھ، ابن حبان نے تین اورامام احمد بن حنبل نے ایک سند سے ذکر کیا ہے۔

سندترمذی:

حدثنا محمد بن اسمعیل حدثنا محمد بن سنان حدثنا سلیم بن حیان بصری حدثنا سعید بن میناء عن جابر بن عبدالله قال قال نبی ﷺ:(۴۷)

سندبخاری:(i) **یه سند امام ترمذی والی هے .**(59)

(ii) **حدثنا قتیبة بن سعید حدثنا اسماعیل بن جعفر عن عبدالله بن دینار عن ابی صالح عن ابی هریرة عن رسول اللهﷺ.** (60)

سند مسلم:

(i) **حدثنا عمرو الناقد حدثناسفیان بن عیینة عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة عن رسول الله ﷺ.** (61)

(ii) **حدثنا محمد بن رافع حدثنا عبدالرزاق حدثنامعمر عن همام بن منبة ، عن ابی هریرة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم .** (62)

(iii) یہ سند امام بخاری والی ہے۔(63)

(iv) **حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة وابوکریب قالا حدثنا ابومعاویة عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی سعید قال قال رسول الله ﷺ.** (64)

(v) **حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة حدثنا عفان حدثنا سلیم بن حیان حدثنا سعید بن میناء عن جابر عن النبی ﷺ.** (65)

(vi) **حدثنیه محمد بن حاتم حدثنا ابن مهدی حدثنا سلیم بن حیان حدثنا سعید بن میناء عن جابر عن النبی ﷺ.** (66)

سند ابن حبان:

(i) **محمد بن عبدالرحمن السامی حدثنا یحی بن ایوب المقابری حدثنا اسماعیل بن جعفر واخبرنی عبدالله بن دینار عن ابی صالح السمان عن ابی هریرة ان رسول الله ﷺ قال:** (67)

(ii) **اخبرنا ابن قتیبة حدثنا حرملة بن یحی حدثنا ابن وهب حدثنا یونس عن ابن شهاب اخبرنی ابوسلمة بن عبدالرحمن قال فکان ابوهریرة یقول قال رسول الله ﷺ:** (68)

(iii) **اخبرنا احمد بن علی المثنی حدثنا هارون بن معروف حدثنا سفیان عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة قال قال رسول الله ﷺ:** (69)

سند احمد: **حدثنا عبدالله حدثنی ابی حدثنا سلیمان بن داؤد قال اخبرنااسماعیل عن ابن دینار یعنی عبدالله عن ابی صالح السمان عب ابی هریرة ان النبی ﷺ قال:** (70)

خلاصہ نقد سند:

مذکورہ بالا اسناد میں امام ترمذی کے راوی حضرت جابر بن عبداللہ ہیں اور امام بخاری کی سند نمبر ایک اور امام مسلم کی سند نمبر پانچ، چھ بھی حضرت جابر بن عبداللہ ہی کے واسطے سے ہے۔ جبکہ امام بخاری کی سند نمبر دو، امام مسلم کی سند نمبر ایک، دو اور تین، ابن حبان کی تینوں اسناد امام احمد بن حنبل کی سند میں حضرت ابو ہریرہ راوی ہیں اور امام مسلم کی سند نمبر چار میں حضرت ابوسعید خدری راوی ہیں۔ اس طرح یہ حدیث سنداً غریب نہیں ہے کیونکہ باقی تمام راوی بھی اسناد کے علیحدہ علیحدہ ہیں۔

نقد متن: حدیث نمبر ۴

متن ترمذی	مثلی	ومثل الانبیاء	قبلی	کرجل	بنی	دارا	فاکملها	واحسنها	الا	موضع	لبنة	فجعل	الناس	یدخلونها
بخاری i	//	//		//	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//
بخاری ii	//	//	//	کمثل //	//	بیتا		//	//	//	//	//	//	یطوفون به
مسلم i	//	//		کمثل //	//	بیتا		//				//	//	یطوفون به
مسلم ii	//	//	//	کمثل //	ابتنی	بنیانا		//	//	//	//	//	//	یطوفون به
مسلم iii	//	//	//	کمثل //	//	بنیانا		//	//	//	//	//	//	یطوفون به
مسلم iv	//	ومثل النبیین	//	کمثل //	//	بنیانا		//	//	//	//	//	//	یطوفون به
مسلم v	//	//		کمثل //	//	//	//		//	//	//	//	//	//
مسلم vi	//	//		کمثل //	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//
ابن حبان i	//	//		کمثل //	//	بنیانا	//	//	//	//	//	//	//	یطوفون به
ابن حبان ii	//	//												

ابن حبان iii	//	//	//	كمثل //	//	بنيانا	//	//				//	//	يطيفون به
احمد	//	//	//	كمثل //	//	بنيانا		//	//	//	//	//	//	يطوفون به

بقیہ نقد متن (حدیث نمبر۴)

متن ترمذی	ويتعجبون	منها	ويقولون	لولا	موضع	اللبنة	قال	رسول الله	فانا	موضع	اللبنة	جئت	فختمت	الانبياء
بخاری i	//		//	//	//	//								
بخاری ii	يعجبون	له	//			//	//		//		//	وانا	خاتم	النبيين
مسلم i			//			//					//			
مسلم ii	ويعجبهم	البنيان	//			//		محمد			//			
مسلم iii	يعجبون	له	//			//	//		//		//			
مسلم iv	يعجبون	له	//			//	//		//		//			
مسلم v	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//
مسلم vi	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//
ابن حبان i	يعجبون		//			//	//		//		//			
ابن حبان ii														
ابن حبان iii			//			//					//			
احمد	ويعجبون	له	//			//	//		//		//	وانا	خاتم	النبيين

خلاصہ نقد متن:

مذکورہ اکثر متون میں امام ترمذی کے تمام الفاظ موجود ہیں۔البتہ لفظ کـرجـل کی بجائے باقی اکثر متون میں کـمثـل رجل مذکور ہے یعنی لفظ مثل کا اضافہ ہے۔جب کہ کاف تمثیلی موجود ہے اور امام بخاری کے متن نمبر (i) میں یہی لفظ موجود ہے۔

☆اکثر متون میں "دارا" کی بجائے "بیتا" اور "بـنیانا" ہے جب کہ بخاری کے متن (i)، مسلم کے متن (v) میں لفظ "دارا" ہی موجود ہے

☆اکثر متون میں "یدخلونها" کی بجائے لفظ "یطوفون" اور "یطیفون" ہے اور بعض متون میں لفظ "یدخلونها" ہے۔

☆اسی طرح بعض متون میں "جئت فختمت الانبیاء" کی بجائے "وانا خاتم النبیین" کے الفاظ ہیں۔اور امام مسلم کے متن نمبر (v)،(vi) میں یہی الفاظ مذکور ہیں۔

☆یہ تمام الفاظ مترادفات ہیں اور ان کی تبدیلی سے مفہوم میں کوئی فرق نہیں آتا۔

اس طرح اس حدیث مبارکہ میں متن کے لحاظ سے غرابت نہیں ہے۔

نتیجہ بحث:

لہٰذا مذکورہ حدیث سند اور متن کے اعتبار سے غریب نہیں ہے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

خلاصہ مضمون:

اس مختصر مضمون میں جامع ترمذی کی ایسی احادیث جن پر امام ترمذی نے غریب ہونے کا حکم لگایا تھا۔ان پر تحقیق و تخریج کی گئی ہے۔اس مضمون میں بیان کردہ ایسی احادیث کی تعداد چار ہے۔ان احادیث پر سند اور متن پر نقد و جرح کے بعد یہ بات واضح ہوئی کہ یہ احادیث غریب ہونے کا حکم نہیں رکھتیں۔بلکہ یہ احادیث صحیح و حسن کے درجہ میں ہیں۔

☆غرائب ترمذی کی سنداً و متناً تخریج اور نقد و جرح کے لیے کتب احادیث صحاح ستہ، صحیح ابن حبان مستدرک امام حاکم، مصنف ابن ابی شیبہ اور مسند امام احمد بن حنبل کا مطالعہ کیا گیا ہے۔

☆ان مذکورہ کتب کے علاوہ دیگر کتب احادیث کے مطالعہ کی ضرورت ہے۔

اس طرح جامع ترمذی کی دیگر غریب احادیث پر بھی تحقیق کی ضرورت ہے۔

حوالہ جات

1۔ ابن حجر، احمد بن علی، شہاب الدین عسقلانی، تقریب التہذیب، ج۲،ص۲۰۶، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان، ط۳، ۱۴۲۲ھ/۲۰۰۱ء

2۔ حموی، یاقوت بن عبداللہ، ابوعبداللہ شہاب، معجم البلدان، ج۲،ص۳۸۲، مطبوعہ السعادۃ بجوار محافظ مصر، ۱۳۲۳ھ/۱۹۰۶ء

3۔ ابن حجر، احمد بن علی، شہاب الدین عسقلانی، تہذیب التہذیب، ج۹،ص۳۸۸، مطبوعہ مجلس دائرہ المعارف النظامیہ الکائنہ، ہند، ۱۳۲۶ھ

4۔ ایضاً، ص۳۸۹

5۔ ذہبی،شمس الدین،تذکرۃ الحفاظ،ج۲،ص۶۳۴،مطبوعہ معارف اسلامیہ،حیدرآباد،ھند

6۔ سعیدی،غلام رسول،تذکرۃ المحدثین،ص۲۳۰،مطبوعہ فرید بک سٹال لاہور،ط۴،۱۴۲۸ھ/۲۰۰۷ء

7۔ ابن عماد،عبدالحی حنبلی،شذرات الذھب،ج۲،ص۱۷۴،مطبوعہ المکتب التجاری،بیروت

8۔ تذکرۃ المحدثین،ص۲۳۱

9۔ خالد علوی،ڈاکٹر،حفاظت حدیث،ص۳۰۹،الفیصل ناشران،لاہور۔۲۰۰۸ء

10۔ تذکرۃ الحفاظ،ج۲،ص۶۳۴

11۔ المقدسی،محمد بن طاہر،شروط الائمۃ الستۃ،مطبوعہ مصر،۱۳۲۳ھ

12. لسان العرب ،ج ا ،ص ۶۳۹

13. ابن حجر ،احمد بن علی، عسقلانی، نزهة النظر فی توضیح نخبة الفكر، ص۴۷،مطبوعه مطبعة الصباح،دمشق،۱۹۹۲ء

14. ابن صلاح،عثمان بن عبدالرحمان،(مقدمه) علوم الحديث، ص ۲۷۰، دار الفكر، دمشق، ط۳ ۱۹۸۴ء

15. ابن جماعة ،محمد بن ابراهيم، المنهل الروى فى مختصر علوم الحديث النبوى،ص۵۵، مطبوعه دار الفكر ،دمشق، ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء

16. سخاوى، محمد بن عبدالرحمن،فتح المغيث بشرح الفيه الحديث، ج۴،ص۳،مطبوعه مطبعة العاصمه،قاهره.۶. ايضاً،ص ۵

17. اثرى،عبدالجليل،تحفة اهل النظر فى مصطلح اهل الخبر،ص ۲۲۶-۲۲۷، يادگار لائبريرى، گوجرانواله،۱۹۹۸ء

18. خطابى،احمدبن محمد، ابوسليمان، غريب الحديث،ج ا ،ص ۷۰،جامعة ام القرىٰ ،مكة المكرمة، ۱۴۰۲ھ/۱۹۸۲ء

19. ابن حنبل،احمدبن محمد، كتاب العلل،ص۱۳-۱۴ ،مطبوعه انقره،۱۹۶۳ء

20. حاكم،محمد بن عبدالله ،ابوعبدالله نيشاپورى، معرفة علوم الحديث، ۹۴-۹۶، دارالافاق الجديد، بيروت،ط۴، ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء

21. فتح المغيث، ج۴،ص ۵

22. ا۔ترمذى ،محمد بن عيسىٰ،ابوعيسىٰ،الجامع الترمذى(موسوعة الحديث الشريف) ،صفة

القیامۃ ، رقم ۲۴۸۶ ، ص ۱۹۰۲ ،مطبوعہ دارالسلام للنشروالتوزیع الریاض، المطبعۃ الثالثۃ، محرم ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء

-ii ابن ماجہ،محمد بن یزید ،ابوعبداللہ،سنن ابن ماجہ (موسوعۃ الحدیث الشریف)،الصیام ، رقم ۱۷۶۴-۱۷۶۵ ،ص ۲۵۸۲ ،مطبوعہ دارالسلام للنشروالتوزیع الریاض،المطبعۃ الثالثۃ، محرم ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء

-iii حاکم،محمد بن عبداللہ نیشاپوری، المستدرک علی الصحیحین. الصوم، رقم۱۵۷۷ ، دارالمعرفۃ، بیروت،لبنان،ط۳، ۱۴۲۷ھ/۲۰۰۶ء

-iv ایضاً، الاطعمۃ، رقم ۷۲۷۶-۷۲۷۷، ص۱۸۷-۱۸۸ ، ج۵

-v ابن حبان، محمد،ابوحاتم الخراسانی،صحیح ابن حبان، البروالاحسان، رقم۳۱۵، ص ۲۰۲،دارالمعرفۃ،بیروت،لبنان،ط ۱ ،۱۴۲۵ھ/۲۰۰۴ء

-vi ابن حنبل، احمد، ابوعبداللہ، المسند، ابوھریرہ، رقم۷۹۰۸، ص۳۸۷، ج۲، نشرالسنۃ، ملتان.

23. ترمذی،صفۃ القیامۃ،رقم۲۴۸۶،ص ۱۹۰۲

24. بخاری ،محمد بن اسماعیل ،ابوعبداللہ،الجامع الصحیح البخاری(موسوعۃ الحدیث الشریف،الاطعمۃ ،رقم الباب ۵۶،ص ۱۱۴۱ ، مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع، الریاض،المطبعۃ الثالثۃ، محرم ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء

25. ابن ماجہ،الصیام،رقم۱۷۶۴ ،ص ۵۶۰، ج ۱

26. ایضاً،رقم۱۷۶۵

27. مستدرک حاکم،الصوم، رقم۱۵۷۷ ،ص ۵۳، ج ۲

28. ایضاً،الاطعمۃ،رقم۷۲۷۶،ص۱۸۷ ، ج۵

29. ایضاً،رقم۷۲۷۷،ص۱۸۸

30. ابن حبان ،البروالاحسان،رقم۳۱۵،ص ۲۰۲

31. مسنداحمد،ابوھریرۃ،رقم۷۹۰۸،ص۳۸۷، ج ۲

32. ۔بخاری،النفقات ، رقم ۵۳۵۳ ، ص ۴۶۲

i۔ مسلم ،ابن حجاج،القشیری،الجامع الصحیح المسلم(موسوعة الحدیث الشریف)، الزهد، رقم۷۴۲۸ ،ص ۱۱۹۴ ،مطبوعه دارالسلام للنشروالتوزیع الریاض،المطبعة الثالثة، محرم ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء

iii۔ ترمذی،البر والصلة، رقم ۱۹۲۹ ،ص ۱۸۵۰

iv۔ نسائی،شعیب بن علی،ابوعبدالرحمن احمد ،سنن النسائی (موسوعة الحدیث الشریف) ، الزکاة ، رقم ۲۵۷۸ ،ص ۲۲۵۴ ،مطبوعه دارالسلام للنشروالتوزیع الریاض، المطبعة الثالثة، محرم ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء

v۔ ابن ماجه، التجارات ،رقم ۲۱۴۰ ،ص ۲٦۰۵

33. ترمذی،البروالصلة ،رقم۱۹۲۹ ،ص۱۸۵۰

34. ایضاً،رقم۱۹۲۹/۲

35. بخاری،النفقات،رقم ۵۳۵۳،ص ۴٦۲

36. ایضاً،الادب،رقم٦۰۰٦،ص ۱۲۳۴

37. ایضاً،رقم٦۰۰٦

38. ایضاً،رقم٦۰۰۷

39. مسلم،الزهد،رقم۷۴۲۸،ص۱۱۹۴

40. نسائی،الزکاة،رقم۲۵۷۸،ص ۲۲۵۴

41. ابن ماجه،التجارات،رقم۲۱۴۰،ص۲٦۰۵

42. ابن حبان ،الرضاع ،رقم۴۲۴۵،ص ۱۱۵۰

43. مسند احمد،ابوهریرة،رقم ۸۷۵۳،ص ۶۷۹،ج۲

44 i۔ بخاری ، المغازی ، رقم ۴۴۱٦ ، ص ۳٦۱

-ii ایضاً،فضائل اصحاب النبیﷺ،رقم۳۷۰٦،ص۷۵۳

iii۔ مسلم ، الفضائل ، رقم ٦۲۱۷-٦۲۱۸ ، ص ۱۱۰۱

-iv ایضا ،الفضائل ،رقم ٦۲۲۱، ص۱۰۰٦-۱۰۰۷

v۔ ترمذی، المناقب ، رقم ۳۷۲۴ ، ص ۲۰۳۵

-vi ابن ماجه،المقدمة ،رقم ۱۱۵ ،ص٦۴، ج ۱

-vii ابن حبان، التاریخ،رقم۶۶۴۳،ص ۱۷۷۰

- viii ایضا، مناقب الصحابة،رقم۶۹۲۶-۶۹۲۷،ص ۱۸۴۹

- ix مستدرک حاکم،معرفة الصحابة،رقم۴۶۳۲،ص ۱۷،ج۴

-x مسنداحمد،سعد بن ابی وقاص،رقم۱۶۰۵،ص۲۳۳،ج ۱

.45 ترمذی،المناقب،رقم۳۷۲۴،ص ۱۹۳۹

.46 بخاری،المغازی،رقم۴۴۱۶،ص ۳۶۱)

.47 ایضاً،فضائل اصحاب النبیﷺ،رقم۳۷۰۶،ص۷۵۳

.48 مسلم،الفضائل ،رقم۶۲۱۷،ص۲۰۳۵)

.49 ایضاً،رقم۶۲۱۸

.50 ایضاً،رقم ۶۲۲۱

.51 ابن ماجه،المقدمة،رقم۱۱۵،ص۶۴،ج ۱

.52 ابن حبان ،التاریخ،رقم ۶۶۴۳،ص ۱۷۷۰)

.53 ایضاً،مناقب الصحابة ،رقم ۶۹۲۶،ص ۱۸۴۹

.54 ایضاً،رقم۶۹۲۷)

.55 مستدرک حاکم ،معرفة الصحابة ،رقم ۴۶۳۲،ص ۱۷،ج۴

.56 مسنداحمد ،سعد بن ابی وقاص،رقم۱۶۰۵،ص۲۳۳،ج ۱)

.57 i۔ بخاری ، المناقب ،رقم ۳۵۳۴-۳۵۳۵ ، ص ۲۸۸

.ii مسلم ، الفضائل ، رقم ۵۹۵۹- ۵۹۶۴ ، ص ۱۰۸۴

iii۔ ترمذی، الاداب ، رقم ۲۸۶۲ ، ص ۱۹۳۹

-iv ابن حبان،التاریخ،رقم۶۴۰۵-۶۴۰۷،ص ۱۶۹۹

-v مسند احمد،ابوهریرة،رقم۹۱۹۱،ص۵۲۶،ج۲

.58 ترمذی،الاداب،رقم۲۸۶۲،ص ۱۹۳۹

.59 بخاری،المناقب،رقم۳۵۳۴،ص۲۸۸

.60 ایضاً،رقم۳۵۳۵

.61 مسلم،الفضائل ،رقم۵۹۵۹،ص۱۰۸۴

62. ایضاً،رقم۵۹۶۰
63. ایضاً، ۵۹۶۱
64. ایضاً،رقم ۵۹۶۲
65. ایضاً،رقم۵۹۶۳
66. ایضاً،رقم۵۹۶۴)
67. ابن حبان،التاریخ،رقم۶۴۰۵،ص ۱۶۹۹
68. ایضاً،رقم۶۴۰۶
69. ایضاً،رقم۶۴۰۷)
70. احمد،مسند ابوهريرة،رقم۹۱۹۱،ص ۵۲۶،ج ۲